بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۳ فتح ۱۳۴۵ ہش ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۹۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے

یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے جو بار بار نہیں آتا وہ کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا

"خدا تعالےٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا۔ زمین کے لئے کس قدر تردد کرنا پڑتا ہے، بیل خریدتا ہے، ہل چلاتا ہے، تخم ریزی کرتا ہے، آبپاشی کرتا ہے۔ غرضیکہ بہت بڑی محنت کرتا ہے اور جب تک خود دخل نہ دے کچھ بھی نہیں بنتا

لکھا ہے کہ ایک شخص نے پتھر پڑھا دیکھا زرع زر ہی زر ہے۔ کھیتی تو کرنے لگا مگر نوکروں کے سپرد کر دی لیکن جب حساب لیا کچھ وصول ہونا تو درکنار واجب الادا ہی نکلا۔ پھر اس کو اس موقعہ پر شک پیدا ہوا تو کسی دانشمند نے سمجھایا کہ نصیحت تو سچی ہے مگر تمہاری بے وقوفی ہے، خود جب تم بنو تب فائدہ ہوگا۔ ٹھیک۔ اسی طرح پر ارضِ دل کی نانیت ہے جو اس کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو خدا کا فضل اور برکت نہیں ملتی۔

یاد رکھو میں جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ ہی نہیں معلوم کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ نہیں۔ وہ جیسا تہیدست آیا تھا تہیدست جاتا ہے۔

یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر وہ دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے 'خدا کا قرب' بندگانِ خدا کا قرب ہے۔ خدا تعالےٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِر ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں بیان نہیں کرسکتا بلکہ وہ اپنے دوستوں کی امراض تشخیص کر کے حسب موقعہ ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کرسکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں۔ وہ تو محروم رہ گئے لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا چلا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۔ احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔

حضرت سیدہ موصوفہ مطلع فرماتی ہیں کہ آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی بچی عزیزہ شبیہ سلمہا بہت بیمار ہیں۔ نیز محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۲۲ دسمبر مطابق ۹ رمضان المبارک۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سورۂ فاتحہ سے سورۂ نساء تک درس مکمل کر چکے ہیں۔ آپ کے بعد مورخہ ۶ رمضان المبارک سے مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری درس دے رہے ہیں آپ سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک درس مکمل کریں گے۔ اور آپ کا درس ۱۸ رمضان تک جاری رہے گا۔

یکم رمضان سے مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل ریاض الصالحین سے حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں۔ آپ ۱۰ رمضان المبارک تک درس دیں گے۔ ۱۱ رمضان المبارک سے مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر حدیث کا درس شروع کریں گے۔ آپ مسائل و فضائل رمضان سے متعلقہ حدیثوں کا درس دیں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خاکسار کے چچا محترم چوہدری عبد المنان خان صاحب کاٹھ گڑھی صحابی کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لائل پور میں پیٹ کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن زخم تا حال مندمل نہیں ہوئے ہیں۔ اب انہیں وہاں سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرحیم خان کاٹھ گڑھی ربوہ)

راولپنڈی (بذریعہ تار) مکرم محمد شفیع صاحب اشرف اطلاع فرماتے ہیں کہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کے فرزند مکرم حمید اختر صاحب بیمار ہیں اور بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۶ء

ضرورتُ الامام

ہم نے پہلے لکھا ہے کہ قربِ قیامت اور ظہور الامام کی جو علامتیں شیعہ سنی اخبار میں بیان کی جاتی ہیں۔ یہ علامتیں مسلمان اقوام میں کوئی آج ہی ظاہر نہیں ہوئیں بلکہ موجودہ رنگ میں ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے چلی آتی ہیں۔ یہاں اس امر کی تفصیل کی ضرورت نہیں کہ کب سے مسلمانوں کا دینی زوال وادبار شروع ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسالہ احمدیت کا پیغام سے ہم ایک عبارت چند روز ہوئے اپنے اداریہ میں نقل کر چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بگاڑ کب سے شروع ہوا۔ بہرحال اس وقت جو اسلام اور مسلمانوں کی حالت ہے وہ شیعہ سنی اہلِ نظر کے سامنے ہے۔ چاروں طرف سے آہ و فریاد کی آواز آ رہی ہے۔ مراکو سے لے کر چین تک اور سائبریا سے لے کر انڈونیشیا تک ایک ہی تباہی کا عالم ہے۔ مسلمان نہ صرف سیاسی لحاظ سے بلکہ دینی لحاظ سے بھی مردہ ہو چکا ہے۔ ہر طرف سے عیسائیت اور الحاد کی افواج نے اس کو نرغہ میں لے رکھا ہے۔ محیط کفر و شرک کی لہریں اٹھ اٹھ کر چاروں طرف پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ مسلمانوں کا اسلام پر اعتماد و ایمان بقول اہلِ علم حضرات بالکل متزلزل ہو چکا ہے۔ احیاء کی جو تحریکیں اٹھتی بھی ہیں وہ اس سیلاب کفر و شرک میں بہہ جاتی ہیں۔

اسلامی تحریکوں کی یہ حالت ہے کہ تائیدِ الٰہی نہ ہونے کی وجہ سے اقامتِ دین کے داعی خود اپنے وطنوں کے لئے سخت خطرہ بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ لادینی طریقوں کو اختیار کر کے وہ دین کا تجدید و احیاء کرنا چاہتے ہیں۔ مگر دین کے تجدید و احیاء کی بجائے وہ لادینی مروجہ تحریکوں میں گم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مغربی جمہوریت کی طرح اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے اسلامی سیاسی پارٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف اسلامی ملکوں میں خانہ جنگی کا ذریعہ اور اپنوں کا خون بہانے کا وسیلہ بن رہی ہیں۔ بلکہ غیروں پر بھی اسلام کا نہایت گندا اثر ڈال رہی ہیں۔ اور ان کے اس الزام پر کہ اسلام قتل و غارت کے ذریعہ پھیلا ہے تقویت پہنچانے کا باعث بن رہی ہیں۔

ان تحریکوں کا یہ نتیجہ اس لئے نکل رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام کو نظر انداز محض عقلیت کے گھوڑے پر سوار ہیں۔ حالانکہ اگر یہ لوگ توجہ دیں تو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کا لائحہ عمل قرآن میں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں واضح کر دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آج سے پون صدی پہلے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تجدید و احیائے دین کے لئے قرآنی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق امام زمانہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ آپ نے اپنے رسالہ ضرورۃ الامام میں امام زمانہ کی صفات اور علامتیں وضاحت سے بیان فرمانے کے بعد لکھا کہ:۔

"قرآن شریف نے جب کہ جسمانی تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی کہ ایک بادشاہ کے زیرِ حکم ہو کر چلیں۔ یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس سوچنا چاہیئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمتِ روحانی کی بارش ہوئی ہے۔ ان کی راہوں میں ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی رسول۔ محدث۔ مجدد سب داخل ہیں۔

حدیث النبی

فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ

عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام) کر کے وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری کتاب الصوم)

"غلام احمد کی جے"

ہے اُمت میں نبوت اک بڑی شے — یہ شانِ رحمۃٌ للعالمین ہے
محمد مصطفےٰ کا ہے یہ دربار — یہاں سر خم گدا و قیصرو کے
مسیحا نے چکھایا ہے ہمیں بھی — محمدؐ کے سبو سے قطرۂ مے
اذاں میں ہے وہی سوزِ بلالی — جگر کی آگ سے اُٹھی ہے یہ لے

کنارے گونج اٹھے ہیں آج تنویر
"غلام احمد کی بولو مل کے سب جے"

"مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گزر بھی گئے۔ ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارہ میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسےٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا۔ اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا اور کوئی دمشق میں ان کو اتار رہا تھا اور کوئی مکہ میں اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اتریں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کسرِ صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کو دور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیقت کی کوئی دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴، ۲۵)

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل

ازافادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

نوٹ:۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف مقامات پر رمضان کے جو فضائل بیان فرمائے ہیں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے:۔

روزہ ایک نہایت اہم عبادت ہے اور روحانی ترقی کا خاص ایک ذریعہ ہے۔ اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ دنیا کا کوئی اہم اور قابلِ ذکر مذہب ایسا نہیں جس میں روزے موجود نہ ہوں۔ روزوں کی تعداد میں بے شک فرق ہوگا، روزہ رکھنے کے طریق میں بھی فرق ہوگا لیکن بہرحال روزہ کسی نہ کسی صورت میں ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ یہودیوں میں بھی روزہ کی عبادت پائی جاتی ہے عیسائیوں میں بھی روزے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ہیں۔ زرتشتیوں میں بھی ہیں۔ اسلام میں روزہ کی عبادت کو نماز کے بعد دوسرا مقام حاصل ہے پانچ بنائے اسلام میں اسے نماز کے بعد رکھا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں روزوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں روزوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین امنوا
کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین
من قبلکم لعلکم تتقون

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزے جو تم پر فرض کئے گئے ہیں۔ یہ کوئی نئی عبادت نہیں۔ یہ کوئی نئی نیکی نہیں جو تمہارے ذریعہ قائم کی جا رہی ہے۔ بے شک بعض نیکیاں تمہارے ذریعہ بھی قائم کی جائیں گی۔ لیکن جہاں تک روزے کا سوال ہے یہ کوئی نئی نیکی نہیں۔ روزے دنیا میں پہلی قوموں میں بھی رکھنے چلی آئی ہیں حتیٰ کہ کافر قوموں میں بھی اسکی اہمیت کا انکار نہیں کرتی تھیں۔ اس لئے یاد رکھو اگر تم پر بھی روزے فرض کئے جا رہے ہیں تو تم سے یہ بجا امید رکھی گئی ہے کہ تم اس عبادت کو پہلی اقوام کی نسبت زیادہ بہتر رنگ میں بجا لاؤ گے اس میں اپنی طرف سے کوئی کمزوری واقع نہیں ہونے دو گے۔ روزہ کے ذریعہ تم پر تقویٰ کی راہیں کھولی گئی ہیں اس لئے تم اس کے ذریعہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس سے دینی اور دنیوی دونوں قسم کی نیکیاں حاصل کرو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر کے مسلمانوں کے ذریعہ کسی نئی نیکی کو قائم نہیں کیا بلکہ یہ عبادت پہلے سے موجود تھی۔ ہاں اس نے ان سے یہ امید ضرور رکھی ہے کہ وہ اس عبادت کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ بجا لا کر اس مقصد کو حاصل کریں گے جس کے لئے یہ عبادت فرض کی گئی ہے۔

رمضان کے معنے

کتب علیکم الصیام میں "الصیام" پر ال تخصیص کے لئے ہے اور اس سے رمضان المبارک کے روزے مراد ہیں اس سے نفلی روزے مراد نہیں اور رمضان رمض سے مشتق ہے جس کے معنے جلن اور تپش کے ہیں۔ اہلِ لغت نے لکھا ہے کہ اس ماہ کا نام رمضان اس لئے پڑ گیا کہ پہلی بار جب روزے فرض ہوئے تو یہ موسمِ گرما میں آیا تھا۔ لیکن یہ بات عرب کے لئے کوئی خصوصیت نہیں رکھتی حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں

انما سمی رمضان
لان الذنوب ترمض فیہ

کہ اس ماہ کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں گناہ جل جاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں

انما سمی رمضان
لأن رمضان ترمض
الذنوب۔

رمضان کا نام اس لئے رمضان رکھا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ غرض رمضان کے معنے ایسے موسم کے ہیں جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں۔ پھر رمض سے مراد اس روحانی حرارت کے بھی ہیں جو روزوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ رمضان میں ایک مومن روزہ کی عبادت بجا لا کر اپنے اندر احکام الٰہیہ کے بجا لانے کے لئے ایک جوش اور حرارت پیدا کرتا ہے اس لئے اس مہینہ کو رمضان کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رمضان سورج کی تپش
کو کہتے ہیں۔ رمضان میں
چونکہ انسان اکل و شرب
اور تمام جسمانی لذتوں پر
صبر کرتا ہے۔ دوسرے
اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے
ایک حرارت اور جوش
پیدا کرتا ہے روحانی اور
جسمانی تپش مل کر رمضان
ہوا۔ اہلِ لغت جو کہتے ہیں
کہ گرمی کے موسم میں آیا
اس لئے رمضان کہہ دیا۔
میرے نزدیک صحیح نہیں
ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے
یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔
روحانی رمض سے مراد
روحانی ذوق اور حرارت
دینی ہوتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء)

خدا تعالیٰ کے لئے سب مہینے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں بندہ جس وقت بھی اپنے خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ وہ اُسے رحیم و کریم اور تواب پائے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو مَیں اس کی طرف دو قدم بڑھاتا ہوں۔ اگر بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں لیکن بندہ کمزور ہے اور خطاء و نسیان کا پتلا ہے وہ سال کے بارہ مہینے خدا تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ نہیں رہ سکتا بلکہ وہ بے توجہی سستی اور غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سال میں ایک ماہ کو اپنی رحمت کے غیر معمولی فیضان کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور وہ رمضان کا مہینہ ہے۔

پہلی فضیلت

رمضان کے بہت سے فضائل ہیں اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے نزول کے لئے خاص کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شہر رمضان الذی
انزل فیہ القرآن۔

یعنی رمضان وہ مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی آخری اور مکمل شریعت قرآن کریم نازل ہوئی اور اسی نسبت کی وجہ سے اسے مسلمانوں کے لئے روزوں کا مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں عبادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور کئی کئی دن وہاں ٹھہرا کرتے تھے۔ جب خوراک ختم ہو جاتی تو آپؐ واپس گھر تشریف لاتے اور حضرت خدیجہؓ آپؐ کو اور کچھ دنوں کے لئے خوراک دے دیتیں وہیں غارِ حرا میں ہی رمضان کے مہینہ میں آپؐ پر نزول وحی کی ابتداء ہوئی۔ گو تاریخ ابتدائے نزولِ قرآن میں اختلاف ہے مگر اس امر پر اتفاق ہے کہ نزولِ وحی کا آغاز رمضان کے مہینہ میں ہوا۔ اور پھر اس کے بعد متواتر ۲۳ سال تک قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔

پھر ایک طرح سے سارا قرآن کریم ہی رمضان کے مہینہ میں نازل ہوا ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں حضرت جبریلؑ تشریف لاتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے اس تمام حصہ کا دور کرتے جو اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:۔

کان یلقاہ فی کل لیلۃ
من رمضان فیدارسہ
القرآن۔

(بخاری کتاب بدء الوحی)

یعنی حضرت جبریل رمضان کی ہر رات کو نازل ہوا کرتے تھے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دَور فرمایا کرتے تھے۔ اس روایت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا بلکہ اس کے کئی حصے متعدد بار نازل ہوئے اور یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ فرشتے جو کام بھی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ

کے حکم سے کرتے ہیں۔ یفعلون ما یؤمرون
اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جبریلؑ کا آپؐ کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرنا نزول نہیں کہلا سکتا کیونکہ فرشتہ اُترتا ہی تب ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔ پس یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جبریلؑ خود بخود تشریف لاتے تھے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تشریف لاتے تھے اور اسلام میں اس کے لئے نزول کی اصطلاح ہی استعمال کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کے نزول کو رمضان المبارک کے ساتھ مخصوص کر کے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے جب تک کوئی قوم مصائب اور تکالیف سے دوچار نہیں ہوتی، جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہوتا اس لئے اگر مسلمان اپنے اوپر الہام الٰہی کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں، اگر مسلمان کلام الٰہی کی نعمت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تکالیف اور مصائب میں سے گزریں کیونکہ اس کے بغیر انہیں الہام الٰہی کی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔

غارِ حرا میں جن مشکلات اور مصائب کو برداشت کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم ملا۔ اگر ہم ان سے فائدہ اٹھائیں تو ہم بھی ایک رنگ میں قرآن کریم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جن مصائب اور مشکلات کے بدلہ میں قرآن کریم ایسی نعمت حاصل ہو، جن مصائب اور مشکلات کے بدلہ میں کلام الٰہی ایسی نعمت میسر آئے، ان سے زیادہ قیمتی چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ پس رمضان ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں دین کے لئے ہر ممکن قربانی کرنا چاہیئے اور مشکلات اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیئے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اوپر موت وارد کر لینے اور تاریکیوں کو قبول کر لینے کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتے۔

پھر نزول قرآن کو رمضان کے ساتھ خاص کر کے ہمیں بتایا گیا ہے کہ انبیاء کی بعثت کے زمانہ میں ان کے ماننے والوں کے لئے بارہ مہینے ہی بلکہ ان کی ساری زندگی ہی رمضان ہوتا ہے۔ عام لوگوں کے لئے ایک ماہ کے روزے ہوتے ہیں تو انبیاء کے ماننے والوں کے لئے بارہ مہینے ہی روزوں کے مہینے ہیں کیونکہ جس وقت خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے تو وہ روزوں کا زمانہ ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انزل فیہ القرآن قرآن کریم رمضان میں اتارا گیا ہے۔

غارِ حرا میں ایک لمبا عرصہ عبادات بجا لانے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کمال کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم عطا فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ کے ذریعے اور اس قرآن کریم کے طفیل مسلمانوں نے نہ صرف دین میں کمال حاصل کیا بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں بھی ان کے قدموں میں آ گریں۔ اس قرآن شریف کو رمضان کے ساتھ مخصوص کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ سبق بھی دیا ہے کہ تمام روحانی اور جسمانی ترقیاں عجز و انکسار کے اختیار کرنے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دینے سے ملتی ہیں۔ رمضان کے مہینہ میں عجز و انکسار اختیار کرنے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے ڈال دینے کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بن گئے۔ اگر آپؐ کے متبعین بھی آپؐ کے نقشِ قدم پر چلیں اور آپؐ کے طریق کو اختیار کریں تو وہ آپؐ کے سچے خادم بن سکتے ہیں۔ پھر اگر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اس طریق پر چل کر دنیوی جاہ و حشمت اور حکومتیں بھی حاصل کر لی تھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آج مسلمان ترقی کے منازل طے نہ کریں۔ کیونکہ دنیا روحانی جماعتوں کو اس وقت ملتی ہے جب وہ دنیا سے منہ موڑ لیتی ہیں۔ گویا پہلے انہیں دنیا سے علیحدگی اختیار کرنا پڑتی ہے۔ پھر وہ ان کے قبضہ میں آ جاتی ہے۔

دوسری فضیلت

رمضان المبارک کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ انزل فیہ القرآن اس کے بارہ میں قرآن کریم میں احکام نازل ہوئے ہیں کیونکہ فیہ میں فی تعلیلیہ بھی ہو سکتی ہے۔ پس رمضان کے روزوں کو ایسی اہمیت حاصل ہے کہ ان کے بارہ میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں اور جس کے متعلق قرآنی وحی نازل ہوئی ہو اس کے متعلق ہر شخص یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنی اہم اور ضروری شئی ہے۔

(باقی)

ماہِ صیام

(مکرم حکیم سید عبد الھادی صاحب بھاری)

دیکھنے کے واسطے تجھ کو کھڑے تھے خاص و عام
منتظر تھے جس کے آخر آ گیا ماہِ صیام
تیرے آنے کی خوشی میں ہر طرف ہے اژدہام
مسجدوں میں ہو رہا ہے حافظوں کا انتظام
کس قدر پُر کیف ہیں یہ دن تیرے راتیں تیری
جس کو دیکھو پی رہا ہے بادۂ عرفاں کا جام
مردِ مومن کو جہاں ملتی ہے روحانی غذا
اور فرشتے کہہ رہے ہیں مومنوں کو السلام
ہر نظر میں مومنوں کی ہوتی ہے عزّت بہت
اور فرشتوں کی نظر میں بھی ہے ان کا احترام
ہاں اسی ماہِ مبارک میں ہوئی نازل کتاب
اپنے بندوں کے لئے بھیجا خدا نے یہ پیام
مومنوں پر فرض ہے پڑھنا اسی کا روز و شب
جن کی خاطر خود خدا نے بھیجا ہے اپنا کلام

محترم سیّد سردار حسین شاہ صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۶؍ دسمبر کو ساڑھے نو بجے صبح محترم سید سردار حسین شاہ صاحب سابق افسر تعمیرات ربوہ اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر قریباً ۷۴ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگلے روز مورخہ ۱۷؍ دسمبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم شاہ صاحب مرحوم ۱۹۱۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ کافی عرصہ تک ایس۔ ڈی۔ او کے طور پر ملازمت کرتے رہے۔ ۱۹۳۲ء میں ہجرت کر کے قادیان چلے گئے اور وہاں پر لمبے عرصہ تک افسر تعمیر کے طور پر سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے۔ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد پر ربوہ تشریف لے آئے اور یہاں پر افسر تعمیر کے طور پر لمبے عرصہ تک اہم خدمات سر انجام دینے کی توفیق پائی۔ مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے عقیدت و محبت کا خاص تعلق تھا۔ حضور بھی ان سے بہت شفقت و محبت کا سلوک فرماتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محترم شاہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

محترم مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم کی علالت اور وفات

(مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ابن محترم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم)

ابھی چند دن کی بات ہے۔ ہمارے اباجان حیات تھے۔ گھر کی رونق تھے۔ ہمارے دلوں کا سکون تھے۔ ہماری تنگیاں ہماری تکلیفیں سب اپنے اوپر وارد کئے ہوئے تھے۔ ہمیں ذرا پریشانی ہوتی فوراً دعائیں شروع کر دیتے گریہ زاری کرتے اور اللہ میاں ہم پر اپنا فضل فرما دیتا۔ ہم سب بہن بھائی بے فکر تھے۔ سب چھوٹے موٹے بار انہوں نے خود اٹھا رکھے تھے۔

اب سوچتا ہوں۔ اتنی ضخیم کتابیں اتنا تھوڑا عرصہ یہ کام کیسے پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ میرے سامنے سارے مراحل طے ہوئے۔ میرے سامنے مسودہ لکھا گیا۔ کتابت ہوئی۔ کتابیں چھپیں جلد بندی ہوئی۔ سالوں کی محنت مہینوں میں اور مہینوں کا کام دنوں میں کیوں ختم کیا جا رہا ہے؟ اتنی برق رفتاری کی کیا ضرورت ہے؟ کبھی دل و دماغ کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ ہمارے ابا — بھی کبھی اس دنیا سے اتنی جلدی اپنا تعلق منقطع کر لیں گے۔ ہم میں سے کسی نے بھی تو کبھی اس جہت پر غور نہیں کیا تھا لاہور سے اچھے بھلے گئے۔ ربوہ پہنچے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں ہفتہ کے روز تقریر کی۔ رات گئے تک مطالعہ میں مصروف رہے۔ صبح اتوار کو پھر اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات ہوئی۔ جب فارغ ہوئے۔ اجازت حاصل کرتے ہوئے ہاتھ بڑھایا تو ہاتھ نہ اٹھ سکا معلوم ہوا کہ (Brain Hamrage) فالج کا حملہ ہوا ہے۔ حضرت اقدس نے اپنے غلام کی یہ کیفیت دیکھی۔ تو دل شفقت و محبت سے لبریز ہو گیا۔ خود دست مبارک سے ابتدائی دوا "کافی فاس" دی۔ اور اپنے زیر ہدایت لاہور میو ہسپتال میں داخل کرانے کے انتظامات کروا دئے۔

گھر میں خبر پہنچی۔ سب کے اوسان خطا ہو گئے۔ کسی کو یقین نہیں آتا تھا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بہ عدم یقینی کی کیفیت بدنما تھی بدلی۔ اتوار کے روز عشاء کے قریب اباجان میو ہسپتال کی البرٹ وکٹر وارڈ میں تھے گھر کے سب افراد وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ بیہوش ہیں۔ زیادہ دیر تک وہاں کھڑا رہنے کی اجازت نہ تھی۔

دن بھر میں حاضر خدمت رہتا۔ رات عزیز عبدالہادی ابا مرحوم کے پاس ٹھہرتا بارہ روز اس طرح گزر گئے۔ دن رات ہم ہسپتال کی چار دیواری میں اباجان کی چارپائی کے گرداگرد۔ تدبیروں کے جال بنتے رہے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد کوئی نہ کوئی انجکشن کوئی دوا یا کوئی غذا دینا ہوتی۔ سب کام بروقت اور نہایت حزم و احتیاط سے ہوتے رہے۔ انہی کاموں میں دن چڑھتا اور رات آجاتی۔

تین دن گزر گئے۔ ڈاکٹر کہتے۔ مرض بے قدرے کنٹرول ہے۔ اب کبھی کبھی آنکھیں بھی کھول لیتے۔ دائیں ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر زور سے دباتے۔ ایک کاغذ پر شکستہ الفاظ میں یہ الفاظ بھی لکھے "بسم اللہ نحمدہ و نصلی صدقہ بکرا دیدیں ... عبدالقادر" کوئی تاریخ بھی ڈالی جو پڑھی نہیں جا سکی۔ بستر سے اٹھنے کی کوشش بھی کرتے۔ لیکن جسم کا متاثرہ حصہ ساتھ نہ دیتا۔ ہاتھ کو بار بار گھما کر نفی کے اشارے کرتے۔ میں ہر بار یہی سمجھا کہ گھبراہٹ ہے یا پیشاب کی حاجت ہے۔ اب سمجھ میں آیا وہ اشارے وداع کے اشارے تھے۔

محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب ہسپتال میں دیگر دوستوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ سب نے مکرم امیر صاحب کی معیت میں دعا کی۔ جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے صدقے دئے گئے۔ ہم نے اپنے خاندان کی طرف سے بھی صدقے دئے۔ دوستوں نے دعاؤں پر بھی خاص زور دیا۔ ہسپتال میں احباب کثرت سے عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے۔

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب جمیل مربی سلسلہ، مکرم بشیر الدین احمد صاحب۔ مکرم لئیق احمد صاحب زعیم حلقہ دہلی دروازہ، ناصر احمد صاحب منیر احمد صاحب نوان دنوں گھر کے افراد کی طرح جانفشانی سے کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ ہسپتال کی چار دیواری نے یہ نظارہ کم ہی دیکھا ہوگا کہ ایک مریض کے لئے ہر طبقہ کے لوگ دن رات ڈیوٹی کے لئے برآمدوں میں منتظر کھڑے ہیں۔ خدام نے خدمت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب، نائب امیر صاحب اور مکرم قائد صاحب کے حسن انتظام سے ہمیں اہم امور میں خاص سہولتیں میسر رہیں۔ انچارج ڈاکٹر جناب محمد اختر صاحب کے علاوہ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب۔ ڈاکٹر شفیق احمد صاحب، ڈاکٹر سعید صاحب آف چونڈہ، ڈاکٹر مسعود صاحب حکیم سراج دین صاحب، ڈاکٹر محمود صاحب سی۔ ایم۔ ایچ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب اور ڈاکٹر بشیر صاحب بٹ۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب وقتاً فوقتاً عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے اور ہمارے لئے اطمینان کا ذریعہ بنتے رہے۔

میڈیکل کالج کے طالب علموں میں ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور ان کے دو تین ساتھی دن میں متعدد بار چکر لگاتے رہے۔ اور ہمیں بدلتی ہوئی کیفیت سے آگاہ کرتے رہے۔ اسی طرح شفا میڈیکو کے حمید صاحب اور شیخ رحمت علی صاحب بھی خاص شکر کے مستحق ہیں۔ جن کا تعاون ہمیں ہر وقت حاصل رہا۔

نومبر کی ۱۸ر تاریخ کو جمعہ تھا حالت نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی تھی۔ ہر سانس آخری سانس معلوم ہو رہا تھا۔ نرسیں انجکشن کرنے آئیں۔ شریان کا پتہ نہیں ملتا۔ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے۔ وہ بھی ناکام لوٹے۔ اباجان کی کیفیت لحظہ بہ لحظہ غیر ہوتی گئی۔ نبض انتہائی سست ہوتی ہوتی گم ہو رہی تھی

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو مرکز سے باہر تھے۔ تار سے صورت حالات سے آگاہ کیا گیا۔ مرکز ربوہ میں بھی شدید علالت کی تار دی گئی۔

۵ بجے کے قریب سانس کی تیزی آہستہ آہستہ کم ہونی شروع ہوئی۔ زندگی اور موت کی بارہ روزہ کشمکش گویا ختم ہو رہی تھی سورہ یٰسین پڑھی جا رہی تھی۔ سب عزیز و اقارب چارپائی کے گرد کھڑے تھے۔ میں والد محترم کے پاؤں پکڑے بستر پر بیٹھا تھا ہمارے اباجان نے آہستہ آہستہ دو تین سانس لئے اور اس عالم فانی سے ہمیشہ کے لئے اپنا رشتہ منقطع کر کے ہم سے بچھڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

والدہ محترمہ نے جو اس وقت مع دیگر مستورات کے بستر کے قریب باہر کی طرف جالی کے پاس بیٹھی یہ سب نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ وہ احمدی مستورات کے لئے قابل تقلید ہے۔

جس وقت بڑے بڑوں کے چھکے چھوٹ جاتے اور صبر و ضبط کے سب بند ٹوٹ جاتے ہیں نوحہ و ماتم سے عورتیں آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں۔ ایسے وقت میں والدہ محترمہ نے اور دیگر افراد خاندان نے ضبط کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

راتوں رات مرکز کو رشتہ داروں اور مختلف جماعتوں کو تاریں دے دی گئیں۔ لاہور کے سب حلقوں میں خدام رات بھر اطلاع کرتے رہے۔ جنازہ کا وقت ۱۹ تاریخ صبح ۹ بجے مقرر کیا گیا۔ دوست وقت مقررہ پر کافی تعداد میں پہنچ چکے تھے۔ حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب مرحوم و مغفور جو کہ اخلاص انکسار اور ایثار کا مجسمہ تھے باوجود پیرانہ سالی اور سردی کی شدت کے تشریف لائے۔ باغ بیرون دہلی دروازہ میں انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور چند دنوں کے بعد ہی خود بھی اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

جماعت کی طرف سے ایک "بس" کا انتظام کیا گیا۔ ایک کار اور ایک ایمبولنس پر مختصر سا قافلہ اباجان کا جنازہ لیکر لاہور سے ۱۱ بجے روانہ ہوا۔ ہم ظہر کے وقت ربوہ پہنچ گئے۔

امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ تشریف لائے۔ اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اباجان اور محترم ملک محمد صاحب غزنوی کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز کے بعد احباب کی ایک کثیر تعداد نے کندھا دے کر جنازہ بہشتی مقبرہ پہنچا دیا۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو ہدایت بھجوائی تھی کہ بہشتی مقبرہ میں "موصی مربیان" کا ایک علیحدہ قطعہ بنا دیا ہے۔ چنانچہ تدفین سے قبل قطعہ بندی ہو چکی تھی۔ اور موصی مربیان کے اس خاص قطعہ کا آغاز اباجان کی قبر سے ہوا۔ تدفین اور دعا کے بعد بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کی ایک کثیر تعداد نے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ سب سے آخر میں سب افراد کی طرف سے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد و دیگر واجب الاحترام بزرگوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ا

اطفال الاحمدیہ! وقف جدید کیلئے ۳۱ر دسمبر سے پہلے پہلے پچاس ہزار روپے جمع کر کے ثابت کر دیں کہ احمدی بچے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا جانتے ہیں
مہتمم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضلع رحیم یار خاں میں تربیتی جلسے

مورخہ ۱۰/۱۱ دسمبر کو جماعت احمدیہ بستی جھول کا تربیتی جلسہ ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ ۱۰ دسمبر کی رات کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد پہلے مربی سلسلہ مکرم آغا سیف اللہ صاحب نے اور اُن کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ قائمقام امیر ضلع رحیم یار خاں نے تربیتی تقاریر کرتے ہوئے جماعت کو اہم نصائح کیں۔ آخر میں مکرم عارف صاحب نے احباب کو حقیقی احمدی بن کر دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی تلقین کی۔ مورخہ ۱۱ دسمبر کو دوسرا اجلاس قبل دوپہر زیر صدارت مولانا عارف صاحب سکول کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم آغا سیف اللہ صاحب نے تقریر کی۔ ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد تیسرا اجلاس بھی سکول کے احاطہ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر قائمقام امیر ضلع رحیم یار خاں ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد پہلے عارف صاحب نے تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقفِ جدید نے مختصر تقریر میں احمدیت کی خصوصیات بیان کیں۔ دن کے اجلاسوں میں دوسرے مقامات کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی آئے۔ چوتھا اجلاس مسجد احمدیہ میں رات کو مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر کی زیر صدارت ہوا جس میں مکرم صوفی علی محمد صاحب نے تقریر فرمائی اور دعا پر جماعت احمدیہ بستی جھول کا جلسہ ختم ہوا۔

مورخہ ۱۲ دسمبر کو چک $\frac{۳۲}{N.P}$ تحصیل صادق آباد میں ظہر و عصر کی نماز کے بعد پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کے رہائشی احاطہ میں تربیتی جلسہ ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ صدارت کے فرائض مکرم عارف صاحب نے سرانجام دئے۔ مکرم آغا سیف اللہ صاحب اور صوفی علی محمد صاحب نے تقریریں کیں پھر قریباً ایک گھنٹہ تک عارف صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خصوصیات بیان کیں اور احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ اپنی زندگیاں ان خصوصیات کے مطابق بنا کر اسلام اور احمدیت کی نیک نامی کا ذریعہ بنیں۔ جماعت احمدیہ چک ۳۲ کا یہ پہلا کامیاب جلسہ تھا۔

(نامہ نگار)

اعلان برائے چندہ مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ

ناظر بیت المال نے اپنی چٹھی نمبر ۱۱/۴۸ مورخہ ۲۰/۹/۶۶ میں چندہ برائے توسیع مسجد لالہ موسیٰ ضلع گجرات کی جماعتوں سے وصولی کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ براہِ نوازش اپنی اپنی جماعتوں سے چندہ وصول کر کے مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ کے کھاتہ نمبر $\frac{۶۶۹۲}{۹۲-۵۹}$ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا کر اطلاع دیویں۔

(نصر اللہ خاں۔ صدر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بھائی فضل احمد افضل ایم ایس سی اور والد محترم کو بس کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں احباب سلسلہ ان دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(میاں غلام احمد سٹینوگرافر۔ محکمہ انہار۔ لائل پور)

۲۔ خاکسار کی امی جان محترمہ کے ناک میں تکلیف کے باعث ڈاکٹر نے اپریشن تجویز کیا ہے نیز خاکسار کی خوشدامن صاحبہ محترمہ کو سیڑھی پر سے گر جانے کی وجہ سے دائیں جانب شدید چوٹیں آئی ہیں۔ الحمد۔ کولہے اور پاؤں کے جوڑ اپنی اپنی جگہوں سے ہٹ گئے ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی پھوپھی صاحبہ محترمہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام تینوں کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے دعا کر کے ممنون فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(مقبول احمد ذبیح واقف زندگی۔ مبلغ یوگنڈا)

۳۔ پندرہ بیس دن سے میری ہمشیرہ بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(ملک عبدالرحیم محمود آباد جہلم)

نظارت اصلاح وارشاد کا رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرما لیں۔ محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ شان مسیح موعود ۵۰۔۰

۲۔ القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین ۵۰۔۰

۳۔ حافظ کیمرپوری کے وساوس کا ازالہ ۵۰۔۰

۴۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۵۰۔۱

۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء ۰۰۔۲

۶۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۵۰۔۱

۷۔ نبوت وخلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۔۔۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

اعلان دارالقضاء

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ملک اقبال احمد خاں صاحب ایاز مرحوم ساکن محلہ دارالصدر غربی ب نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم ۱۹۵۹ء میں وفات پاگئے تھے۔ مرحوم کی دس مرلہ اراضی قطعہ $\frac{۲}{۱۵}$ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالیمن میں سے میرے نام منتقل کردی جائے۔ مرحوم کے دیگر ورثاء اس پر رضامند ہیں اور ان کے دستخط کرائے گئے ہیں۔ اس درخواست پر (۱) ولدار احمد صاحب (۲) زبیر احمد صاحب (۳) انتصار احمد صاحب پسران اور (۴) منیرہ خانم صاحبہ دختر مرحوم آپکے صاحب موصوف کے دستخط ہیں جس کی تصدیق مکرم صدر صاحب محلہ مذکور چوہدری اللہ بخش صاحب نے کی ہوئی ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمد انور صاحب ہاشمی قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تحریک جدید و فضل عمر فاؤنڈیشن ملتان کو مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز سوموار پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سید محمد منیر شاہ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد کی پوتی اور مکرم مولوی سید ارشد محمد یعقوب صاحب گجرات کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

(عبدالشکور اسلم مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے۔ چنانچہ امسال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کردیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۶۷ء تک جاری رہے گی

ہم نے تین مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کردیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں۔ اس سے آپ کو لئے ہوئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۰ کراچی

۴۔ مکرم چوہدری بشارت علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ ہلوٹو کچھ عرصہ سے جلدی مرض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرماوے۔

(محمد جمال انسپکٹر بیت المال)

۵۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میری ننھی بہن کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرماوے

خاکسار۔ اے آر۔ کے دُرّ۔ الیف ۲۶ ریبے سینالائن کراچی ۳/۱

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ رعایتی ۷۰ روپے علاوہ محصول ڈاک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● پیکنگ ۲۱ دسمبر۔ عوامی جمہوریہ چین کی فوج کے ایک ترجمان نے اخبار "فوج آزادی" نے چینی عوام اور فوج کو خبردار کیا کہ امریکی سامراج کسی وقت بھی اچانک چین پر حملہ کر سکتا ہے اس لئے ان کو ایسی کسی بھی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کیونکہ امریکی سامراج نے ویٹ نام کے خلاف جو جارحانہ جنگ شروع کر رکھی ہے وہ جمہوریہ چین کے بھی خلاف ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی ویٹ نام میں جنگ کو پھیلا رہا ہے اور جانسن کی حکومت روس کے رجعت پسندوں کے گٹھ جوڑ سے فوجی اور سیاسی طور پر چین کی مخالفت میں اضافہ کر رہی ہے تاکہ وہ جنگ کو چین تک بڑھا سکے

چین کے نائب وزیر اعظم مسٹر چین ژی نے کہا ہے چینی عوام امریکی سامراج کی جنگی کارروائی کا مونہہ توڑ جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ انہوں نے یہ بات ایک سرکاری استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہی یہ تقریب ویٹ نام کے محاذ آزادی کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر دی گئی تھی۔ اس تقریب میں شمالی ویٹ نام کے سفیر ژان ترین بھی موجود تھے۔

● لندن ۲۱ دسمبر۔ پاکستان کے نئے تیرہ ہزار دو سو پچاس ٹن وزنی مسافر اور مال بردار جہاز کو مالکوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس جہاز کا نام استقلال بحر ہے۔ اور کراچی کی ٹرانس اوشن سٹیم شپ کمپنی کے لئے سنڈرلینڈ کی کمپنی میسرز بر ٹرام اینڈ سنز لمیٹڈ نے تیار کیا ہے اس جہاز کی شمالی سمندروں میں آزمائش کی جا چکی ہے یہ جہاز کراچی اور چٹاگانگ کے درمیان تجارتی مقاصد کے لئے چلایا جائے گا۔ اور بین الاقوامی راستوں پر چلانے کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ جہاز میں اوّل درجے کے ۲۶ اور ٹورسٹ کلاس کے دو سو پچاس مسافر کی گنجائش ہے۔ اس میں پانچ ہزار مکعب فٹ سامان رکھنے کی جگہ ہے اس کی رفتار سترہ بحری میل فی گھنٹہ ہو گی۔ جہاز بنانے والی کمپنی نے پچھلے سال بھی پاکستان کے لئے "اسپر ورنا می جہاز تیار کیا تھا

● کراچی ۲۱ دسمبر۔ مرکزی وزیر تعلیم قاضی انوار الحق نے کہا ہے کہ دس سال تک پاکستان میں ابتدائی تعلیم لازمی قرار دے دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا آج بھی پاکستان میں پانچ سال تک ابتدائی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ وہ یہاں میثاق استنبول کے ملکوں کے سہ روزہ تعلیمی سیمینار کا افتتاح کر رہے تھے۔ اس سیمینار میں پاکستان ایران اور ترکی کے مشترکہ تعلیمی مسائل زیر بحث لائے جائیں گے۔

وزیر تعلیم نے سیمینار میں شریک ہونے والوں کو مشورہ دیا کہ پاکستان ایران اور ترکی میں سائنس اور فنی تعلیم کے ان شعبوں کی خاص حد دو متعین کریں جن میں تینوں ملک باہمی طور پر تعاون کریں گے۔ اور ایک دوسرے سے استفادہ کریں گے

● پیرس ۲۱ دسمبر۔ شام کے وزیر خارجہ مسٹر ابراہیم نے کہا ہے کہ شام پٹرولیم کمپنی سے فرانس کو تیل کی فراہمی کے لئے پائپ لائن کھولنے کے لئے تیار ہے۔ شام نے اس کمپنی کی پائپ لائن جو شام سے گزرتی ہے بند کر دی ہے پیرس کے ممتاز اخبار "لی ماندے" نے شامی وزیر خارجہ کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں مزید کہا گیا ہے کہ شام کا فرانسیسی حکومت کے مفادات کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے

● سنگاپور ۲۱ دسمبر۔ ریڈیو جکارتہ کے مطابق انڈونیشیا کی کابینہ نے صدر سوکارنو کے دورہ متحدہ عرب جمہوریہ اور یوگوسلاویہ کی منظوری دے دی ہے۔

● مظفرآباد ۲۱ دسمبر۔ گزشتہ روز مقبوضہ کشمیر کے گاؤں شوپیاں میں بھارتی پولیس کے دستہ نے ایک مسلمان کے گھر میں داخل ہو کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے ایک شخص شہید اور دوسرا سخت زخمی ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد گاؤں کے لوگوں میں بھارتی پولیس کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے سرحد پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بھارتی پولیس دستہ نے ایک مسلمان پر الزام لگایا کہ اس نے ایک بھینس کو ذبح کر ڈالا ہے اس بہانے ایک پولیس انسپکٹر اور کچھ سپاہی متوفی کے مکان میں داخل ہوئے اور اس سے باز پرس کی جب اس نے بھینس کے واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا تو انسپکٹر اور سپاہیوں نے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اس کے بعد وہ مکان سے باہر چلے گئے۔ دریں اثنا گاؤں کے لوگ اکٹھے ہو کر ان کے پیچھے دوڑے۔ گاؤں سے تھوڑی دور پولیس انسپکٹر اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر شوپیاں پولیس اسٹیشن لے گئے جہاں معلوم ہوا کہ مذکورہ پولیس انسپکٹر ایک سابق مجرم ہے۔

● لاہور ۲۱ دسمبر۔ صوبائی کابینہ کا اجلاس کل گورنر جناب محمد موسیٰ کی صدارت میں ہوا جو تین گھنٹے جاری رہا وزیر اطلاعات و خزانہ مسٹر احمد سعید کرمانی نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ گورنر نے کابینہ کو قومی اقتصادی کونسل کی انتظامی کمیٹی کے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ کمیٹی کا اجلاس پچھلے ہفتہ ڈھاکہ میں ہوا تھا اور گورنر نے اس میں شرکت کی تھی۔ اجلاس میں صوبے کی غذائی صورت حال کا جائزہ بھی لیا گیا۔

● ڈھاکہ ۲۱ دسمبر۔ قومی اسمبلی نے کل ایک بل کی منظوری دے دی جس کے تحت سٹیٹ بنک آف پاکستان ایکٹ مجریہ ۱۹۵۶ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ اب سٹیٹ بنک بین الاقوامی ترقیاتی بنک کی طرف سے جاری ہونے والے بانڈز اور کفالتوں میں سرمایہ لگا سکے گا۔ بل کا مقصد ملک کی تیز رفتار اور اقتصادی ترقی کی ضرورتیں پورا کرنا ہے۔ یہ بل وزیر خزانہ مسٹر عقیلی نے پیش کیا تھا۔ اس پر بحث میں سات ارکان نے حصہ لیا۔

مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے بل پر بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کے وقت پاکستان میں جو ہندوستانی سکہ چلتا تھا حکومت پاکستان اس کے اثاثوں میں سے ریزرو بنک آف انڈیا سے اپنا حصہ وصول کرنے کی کوشش کرتی رہیگی۔

عطاران مشرق رجسٹرڈ ربوہ
کے
مایۂ ناز تحفے
خورشید ہیئر آئل
متعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت اڑھائی روپے
روغن آملہ: خالص آملہ سے تیار کردہ
قیمت پونے دو روپے
روغن سرسوں کچی گھانی: سو فیصدی خالص
قیمت ڈیڑھ روپیہ
نیز جلسہ سالانہ پر عطریات بھی حاصل کر سکیں گے۔ انشاء اللہ
عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

ضرورت ہے!
سندھ میں پرائمری کے لئے استاد کی فوری ضرورت ہے۔ میٹرک جے وی اور اگر ایس وی ہوں تو ترجیح دی جائے گی۔ پریذیڈنٹ صاحبان کی وساطت سے درخواستیں فوری مطلوب ہیں۔
انچارج ایم این سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ

دلفریب
زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے ملیں

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء

۲۶ جنوری ۶۷ء

(اجلاس اوّل)

وقت	پروگرام	موضوع
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ تا	افتتاحی تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۵	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید	حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ
۱۱-۰۵ تا ۱۱-۵۵	قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ	زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

وقت	پروگرام	موضوع
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۵	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ	تعلق باللہ اور اس کے حصول کے ذرائع
۳-۰۵ تا ۳-۵۵	مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ علاقائی امیر	حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
۳-۵۵ تا ۴-۰۰	اعلانات	

۲۷ جنوری ۶۷ء

(اجلاس اوّل)

وقت	پروگرام	موضوع
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۲۰	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ	قرآن کریم کا حسن و جمال
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۱۰	شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ	احمدیت پر اعتراضات کے جوابات
۱۱-۱۰ تا ۱۲-۰۰	مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ بلاد افریقہ	بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے نتائج
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	نماز جمعۃ المبارک و عصر	

(اجلاس دوم)

وقت	پروگرام
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۱۵ تا	تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۸ جنوری ۶۷ء

(اجلاس اوّل)

وقت	پروگرام	موضوع
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۲۰	سید میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ	مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۱۰	قاضی محمد نذیر لائل پوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ	مقام مسیح موعود علیہ السلام بزرگانِ امت کی نظر میں
۱۱-۱۰ تا ۱۲-۰۰	چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت	مسلمانوں کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر	

(اجلاس دوم)

وقت	پروگرام
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم
۲-۱۵	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رمضان المبارک میں درس القرآن!

امسال ۱۴ دسمبر سے رمضان المبارک شروع ہے اور مسجد مبارک میں درس القرآن کا انتظام حسب سابق کیا گیا ہے۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اپنے حصہ کا درس دے کر فارغ ہو چکے ہیں۔ ہر درس کنندہ کے ساتھ متبادل انتظام بھی موجود ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے درس کا انتظام حسب ذیل صورت میں کیا گیا ہے:۔

نمبر شمار	اسم گرامی درس کنندہ	متبادل درس کنندہ	حصہ درس
۱	مولانا ابوالعطاء صاحب	مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب	سورہ فاتحہ تا نساء
۲	مولوی محمد صادق صاحب سماٹری	چوہدری محمد شریف صاحب	سورہ مائدہ تا توبہ
۳	قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری	مولوی محمد یار صاحب عارف	سورہ یونس تا مریم
۴	ابوالمنیر نور الحق صاحب	مولوی دوست محمد صاحب شاہد	سورہ طٰہٰ تا سجدہ
۵	مولوی ظہور حسین صاحب	مولوی قمر الدین صاحب	سورہ احزاب تا ق
۶	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	سید میر محمود احمد صاحب	سورہ الذاریات تا لہب

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

مکرم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ران میں پھوڑا نکل آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس!

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر لاہور کو مندرجہ ذیل مدات کی فراہمی کے سلسلے میں صرف ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مینوفیکچررز/سپلائرز کے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ اگر یہ ٹنڈر پاکستان میں ان کے ایجنٹوں کی وساطت سے پیش کئے جائیں تو یہ امر لائق ترجیح ہوگا۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر، سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصول کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
	P6/141/IW (AID LOAN NO 070)66 ویکیوم ایگزاسٹر ایک عدد (VACUUM EXHAUSTER)	۱۰ روپے	۱۹/۱۲/۶۶ تا ۱/۲/۶۷	۲/۲/۶۷ ۸ بجے صبح	۲/۲/۶۷ ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) مذکورہ بالا قیمت بصورت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر جملہ ایام کار میں ماسوائے جمعہ کے ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور سے یا دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹنڈر فارم کی قیمت پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ کی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ٹنڈر دہندگان کی دستاویز بلاقیمت دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔ ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو اس وقت موجود ہونا پسند کریں گے۔

۳۔ مقامی فرمیں بھی بجز مبادلہ کے معاملہ میں امداد کا سوال اٹھائے بغیر حاضر اسٹاک سے یہ سامان فراہم کر سکتی ہوں فری ڈیلیوری کی اساس پر ہیڈ ٹرین ایگزامینر پی ڈبلیو آر لالہ موسیٰ کو کوٹیشنیں بھیج سکتی ہیں جن میں انھوں نے سرکاری ٹیکس وغیرہ نیز دیگر اخراجات شامل کر لئے ہوں۔

INF(L) 3551

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴